نوادر

ڈاکٹر نجم الاسلام :

کتاب شفاء الامراض

تصنیف خواجہ باقی باللہؒ م ۱۰۱۲ھ

چند برس قبل مخدومی ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کا ایک گرانقدر رسالہ " باقیات باقی " ، اولاً بخط مصنف بصورت عکس ، ثانیاً طبع ہو کر شائع ہوا تھا - یہ خواجہ باقی باللہ کے موضوع پر مؤرخانہ نقطۂ نظر سے ایک اہم پیش رفت تھی جس کو علمی دنیا میں بخوبی پذیرائی ملی اور مصنف محترم کو بہت سی مثبت آراء موصول ہوئیں جن میں فضلائے عصر ڈاکٹر مختار الدین احمد ، ڈاکٹر نذیر احمد ، ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ کی آراء بھی شامل تھیں۔

اس اہم اور وقیع علمی کام پر ، ڈاکٹر بلوچ نے نہ صرف یہ کہ بصورت مکتوب اپنے خیالات کا اظہار کیا ، بلکہ اس موضوع سے ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کے علمی شغف کے پیش نظر ، ۱۲ رجب ۱۴۱۴ ھ کو خواجہ باقی باللہ کی ایک نادر الوجود تصنیف " شفاء الامراض " کا مجلد عکس چند کلماتِ اہدا کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو ہدیہ کیا ہے۔

اس غیر مطبوعہ کتاب کا ایک نادر قلمی نسخہ علمائے تتہ کی باقیات کے ساتھ یکجا ہو کر محفوظ رہ گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں ترقیمے سے بخوبی ثابت ہے کہ اس کا نام " شفاء الامراض " ہے اور یہ کہ اس کے مصنف خواجہ باقی باللہ ہیں - ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کی اجازت و ایماء سے اس کا تعارف ذیل میں پیش کیا جاتا ہے ، اور ڈاکٹر بلوچ کا وہ مکتوب بھی نقل کیا جاتا ہے جو اس نادر قلمی نسخے کے سامنے آنے کا محرک اور متعارف ہو جانے کا پیش آہنگ بنا ہے۔

....

مکتوب ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ :

پروفیسور یل آفس علامہ آئی آئی قاضی چیئر

سندھ یونیورسٹی

۲۴ ذی حجہ ۱۴۱۰ ھ م ۱۸ - ۷ - ۱۹۹۰ء

مکرمی ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں ادام اللہ علینا الطافہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ و بعد: میں ممنون ہوں کہ آپ نے " باقیاتِ باقی " کا نسخہ عطا فرمایا جس کو بڑی محبت سے آپ نے شروع تا آخر اپنے ہاتھ سے لکھا ہے - آپ کی کتابت اور امضاء کی وجہ سے میں اس کو بطور ایک نادر نسخے کے سنبھال کر رکھوں گا-

" باقیاتِ باقی " کے مطالعے سے نہ فقط میری ناقص معلومات میں صحیح طور پر اصلاح ہوئی بلکہ موضوع کے سلسلے میں کلی طور پر تسلی ہوئی ہے -آپ نے مجدد الف ثانیؒ کے اعلیٰ اسلامی کردار کے سلسلے میں مجتہدانہ مدافعت کا حق ادا کیا ہے ، و مرداں چنیں کنند- ساتھ ساتھ جملہ ماخذوں پر بالغانہ نظر رکھتے ہوئے ، جزئیاتی تفصیل و تجزیہ سے معیاری علمی تحقیق کی مثال پیش کی ہے - فاحسنت یا اخی!

شیخ محمد اکرام مرحوم سے میرے قریبی علمی روابط تھے - انھوں نے اسلامیانِ ہند کی تاریخ اور کلچر کے مطالعے کے سلسلے میں کافی محنت و مشقت سے کام لیا ، لیکن حالات و واقعات کو وہ اکثر اپنے مخصوص نقطۂ نگاہ سے دیکھنے کے عادی تھے - آپ نے ان کے اس نقطۂ نگاہ پر بجا طور پر عالمانہ تنقید کی ہے اور اپنے علمی اجتہاد سے اعتراضات و شبہات کی جملہ دیواروں کو مسمار کر دیا ہے بے شک " باقیاتِ باقی " علمی تحقیق کا شاہکار ہے اور دینی حمیّت کا مینار - جزاک اللہ -

والسلام - نیاز مند:

نبی بخش عفی عنہ

خواجہ باقی باللہ کی معلوم و مشہور مطبوعہ تصانیف:

" کلیاتِ باقی باللہ " (یعنی مجموعۂ کلام و رسائل و ملفوظات و مکتوبات) کا نسخہ مطبوعہ لاہور ۱۹۶۷ء ، ہمارے پیشِ نظر ہے جس کے مرتبین مولانا ابوالحسن زید فاروقی اور ڈاکٹر برہان احمد فاروقی ہیں ، مقدمہ محمد عبدالمجید یزدانی کے قلم سے ہے اور " مختصر احوال " کے عنوان سے تحریر مولانا ابوالحسن زید فاروقی کی ہے جس میں مولانا ابوالحسن زید فاروقی نے خواجہ باقی باللہ کی تصنیفات کی تفصیل یوں درج کی ہے:

> " رسائلِ مختصرہ نماز حقیقی و صوری اور توحید کے بیان میں ، اور تفسیر اعوذ و بسم اللہ و فاتحہ و والشمس و اخلاص و فلق و ناس و آیت هو معکم و آیت اینما تولوا و ترجمہ دعائے قنوت و رسالۂ ناتمام در سلوک جو رقعات میں نمبر ۶۲ میں درج ہے ، اور شرح رباعیات رسالۂ سلسلۃ الاحرار ، اور ۸۷ رقعات جانفزا ،

اور دو مثنویاں ، دو تواریخ برخورداران ، اور ساقی نامہ و سلسلۂ پیرانِ طریقت
اور چند رباعیاں ، اور چند فرد ۔"

(کلیات مذکورۂ بالا ، ص ۱۱)

مزید دو غیر مطبوعہ تصانیف:

تفصیل مرقومہ بالا پر ، دو غیر مطبوعہ تصانیف کا اضافہ کیا جا سکتا ہے جو ابھی تک تفصیلی تعارف سے محروم ہیں ۔ ایک تو یہی کتاب " شفاء الامراض " ہے جس کا تعارف اس وقت مقصود ہے ۔ دوسری غیر مطبوعہ تصنیف " رسالہ نور وحدت " ہے جو وحدۃ الوجود پر خواجہ باقی باللہ کا ایک مختصر قلمی رسالہ ہے ۔ اس کا ذکر "نوادرِ بنارس " یعنی فہرستِ مخطوطات از ڈاکٹر حکم چند نیر مشمولہ رسالہ " اردو ادب " علی گڑھ شمارہ ۳ ، ۱۹۶۶ء میں ص ۸۵ پر آتا ہے ۔ اس قلمی نسخے کا سال کتابت ۱۸۵۱ء ہے ۔ عکسی نقل حاصل کرکے ، اس کا تعارف آئندہ شمارے میں پیش کیا جائے گا۔

(۳)

شفاء الامراض:

کتاب " شفاء الامراض " کی مجلد عکسی نقل ہمارے پیش نظر ہے جس کے فلائی لیف پر ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ کے قلم سے اہدا کی عبارت درج ہے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے ۱۲ رجب ۱۴۱۴ ھ کو ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں صاحب کو ہدیہ کیا گیا ہے ۔ پھر ، عکسی اوراق کے ورق اول پر ، جو اصل مخطوطے میں بیاضی تھا ، ڈاکٹر بلوچ کے قلم سے بطور سر نامہ یہ صراحت ملتی ہے :

"کتاب شفاء الامراض
تصنیف
خواجہ باقی باللہؒ
من باقیات کتب علماء تتہ "

....

کتاب کے آخری ورق پر کاتب کے قلم سے ترقیمے کی یہ عبارت ملتی ہے:

" تمت تمام شد کتاب شفاء الامراض
من تصنیف اولیاء اللہ خواجہ باقی باللہ
النقشبندی طاب ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ "

....

مخطوطے کا عکس ، جس حالت میں کہ راقم تک پہنچا ہے ، چھیاسٹھ (۶۶) اوراق پر مشتمل ہے، مگر ورق ۶۵ کے بعد کے اوراق گم ہیں کیونکہ پائین صفحہ ، پاورق کے نشان سے آئندہ عبارت کی مطابقت نہیں رہی ہے - تاہم وہ گم شدہ اوراق تعداد میں زیادہ نہ ہوں گے ، اس لیے کہ کتاب سات احزاب پر مشتمل ہے ، اور آخری حزب بحالت موجودہ بقیہ احزاب کی سی ضخامت کا ہے - گو کہ آخری حزب کے درمیانی ورق گم ہیں لیکن آخری صفحہ موجود ہے اور اس سے قبل کا بھی -

آخر میں اسی کاتب کے قلم سے دو زائد اوراق بھی ہیں جن کے پہلے صفحے پر ، "کتاب الابتہاج " سے ایک دعا منقول ہے جس کے بارے میں کاتب کی صراحت ہے کہ " من قرانی عمرہ ثلث طرت لم یلسلیب ایمانہ " - بقیہ دو صفحات پر ایک منظوم عربی دعا ہے جس کے بارے میں کاتب لکھتا ہے کہ " در وقت سختی بخواند انشاء اللہ تعالیٰ آسان گردد بحرمۃ سید الابرار علیہ الصلوات والسلام - "گردد " میں گاف پر دو مرکز کی کتابت سے خیال ہوتا ہے کہ منقول عنہ دو صدی سے زیادہ پرانا نہ ہو گا-

....

کتاب شفاء الامراض ، خواجہ باقی باللہ کی تصنیفات میں اب تک کی دریافت کے لحاظ سے سب سے زیادہ ضخیم ہے - اس کے کل موجودہ اوراق کی تعداد چھیاسٹھ ہے - جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ ایسی ادعیہ پر مشتمل ہے جو شفاء امراض کو نافع ہیں اور ہفتے کے ساتوں دن ہر روز ایک حزب پڑھے جانے کے لیے سات احزاب پر مشتمل ہیں - ان کی تفصیل یہ ہے :

الحزب الاول من الاحزاب ،	یوم السبت : ورق ۱ - ب
الحزب الثانی ،	یوم الاحد : ورق ۱۰ - ب
الحزب الثالث ،	یوم الاثنین : ورق ۱۹ - الف
الحزب الرابع ،	یوم الثلثاء : ورق ۲۹ - الف
الحزب الخامس ،	یوم الاربعا : ورق ۳۹ - ب
الحزب السادس ،	یوم الخمیس : ورق ۴۹ - الف
الحزب السابع ،	یوم الجمعہ :

....

کتاب کے ہر حزب میں صحت بدن اور طول عمر کی دعا ہے ، اور ساتھ ہی ، بالخصوص ابتدائی تین احزاب میں طریقۂ توحید یہ ، طریقۂ محمدیہ اور طریقۂ اہل سنت و الجماعت پر قائم رہنے کی دعا

بھی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب خواجہ باقی باللہ کے ذوق و رجحان سے مطابقت رکھتی ہے - کیونکہ یہی انداز ان کی دیگر تصنیفات میں بھی ملتا ہے - جہاں تک طریقت اہل سنت و الجماعت کا تعلق ہے کلیات باقی باللہ کے مقدمہ نگار (محمد عبدالمجید یزدانی) نے اپنے مقدمے میں دو مقامات (ص ۲۱ ، ۳۲) پر اس کا ذکر کیا ہے اولاً یہ کہ اہل سنت و الجماعت کے الفاظ خواجہ کی تحریروں میں کئی جگہ نظر آتے ہیں (ص ۲۱) بالخصوص فاتحہ کی تفسیر میں صراط مستقیم کے ذیل میں اور خواجہ عبید اللہ احرار صاحب رسالۂ قدسیہ سے منقول قول ہے ، دوسرے یہ کہ حضرت خواجہ نے مکتوبات و رسائل میں بھی اس کا بیان تفصیل سے کیا ہے - یہی صورت طریقۂ توحیدیہ اور طریقہ محمدیہ کی ہے- اس ذیل میں خواجہ باقی باللہ کی اپنی تصنیفات میں ملنے والی تصریحات کے علاوہ ، رسالہ نور وحدت اور رسالہ " الفقر المحمدی " کا بھی ذکر کیا جا سکتا ہے - اول الذکر کے مصنف تو خود خواجہ باقی باللہ ہیں ، آخرالذکر کے مصنف احمد بن ابراہیم الواسطی ہیں اور فارسی میں ترجمہ کرنے والے شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) ہیں - اس رسالے سے خواجہ باقی باللہ کی دل چسپی شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے ایک مکتوب بنام خواجہ باقی باللہ سے بخوبی ظاہر ہے - الفقر المحمدی کا ایک قلمی نسخہ سندھی ادبی بورڈ جام شورو کے کتاب خانے میں ہے - اس پر ایک مختصر تعارفی مضمون فاضل مکرم ڈاکٹر ابوالفتح محمد صغیرالدین عزیزی کا تحریر کردہ آئندہ صفحات میں پیش کیا جاتا ہے-

مختصر یہ کہ کتاب شفاء الامراض ، ترقیمے کی شہادت کے علاوہ ، داخلی طور پر بھی ایسے عناصر رکھتی ہے جن کے پیش نظر اس کتاب کو خواجہ باقی باللہ کی تصنیف مان لینے پر ہم اپنے آپ کو آمادہ پاتے ہیں- اس طرح ، شیخ ابوالحسن شاذلی کی مشہور تصنیف " حزب البحر " اور ملا علی قاری کی " حزب الاعظم " کے بعد ، خواجہ باقی باللہ کی یہ تصنیف بھی بصورت احزاب ہمارے سامنے آتی ہے-